© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

خاوند کا ناروا سلوک اور حقوق

سوال: میری شادی کو ۲۲ برس کا عرصہ گزر چکا ہے۔ میں کافی عرصے سے ملازمت سے وابستہ ہوں، جب کہ میرے شوہر کو ملازمت ملنے میں بہت سال لگے۔ اس کے باوجود میرے شوہر نے میری تنخواہ اپنے ہاتھ میں رکھی اور اس سے اپنے نام پر جایداد خریدتے گئے کہ: ''یہ سب کچھ تمھارا ہی تو ہے۔'' مزاج کے اعتبار سے سخت مزاج، غصیلے اور بات بات پر بھڑک اٹھنے والی طبیعت کے مالک ہیں، اس لیے خوف کے مارے مجھے بار بار خاموشی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ بچوں کے ساتھ بھی بہت سخت رویہ ہے اور انھیں بری طرح پیٹتے ہیں۔ جب نوکری مل گئی تو ان کی جارحیت میں اور بھی زیادہ اضافہ ہو گیا۔ میرے وسائل سے حاصل کردہ جایداد کروڑوں میں پہنچ گئی ہے تو وہ اب مجھے آنکھیں دکھانے لگے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں، مار پیٹ بھی کرتے ہیں، اور طلاق کی برملا دھمکیاں دیتے ہیں۔ میں یہ سب کچھ اس وجہ سے برداشت کرتی رہی ہوں کہ اگر میرا خاوند ناراض ہو گیا تو میری عبادت قبول نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ ظلم اور بچوں پر تشدد صرف اسی ڈر سے برداشت کیا ہے۔ یہ خیال بھی آیا کہ اس رویے سے تنگ آ کر خودکشی کرلوں۔

سوال یہ ہے کہ کسی مذہبی اسکالر نے یہ کیوں نہیں بتایا کہ بیوی کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا شوہر اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔ ہمیشہ عورت ہی کو کیوں ڈرایا جاتا ہے؟ سوچتی ہوں کاش! میرا باپ مجھے پیدا ہوتے ہی دفن کر دیتا تو شوہر کے اتنے ظلم سہنے سے تو بہتر ہوتا!

جواب: اسلام کے خاندانی نظام میں سربراہ خاندان کو سربراہ ہونے کی وجہ سے ایک درجہ فضیلت دی گئی ہے۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَّبِمَآ اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ ؕ (النساء ۴:۳۴) ''مرد عورتوں پر قوام ہیں اس بنا پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور اس بنا پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔'' اس آیت مبارکہ میں فضیلت مطلق نہیں ہے بلکہ مشروط ہے اور سربراہی کے منصب سے براہ راست متعلّق ہے۔ اگر شوہر مطلقاً افضل ہوتا تو قرآن کریم یہ بات نہ کہتا کہ وَلَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِىۡ عَلَيۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ (البقرہ ۲:۲۲۸)، یعنی عورتوں کے حقوق مردوں کے ذمے ایسے ہی واجب ہیں جیسے مردوں کے حقوق عورتوں کے ذمے ہیں۔ حقوق میں مساوات کا واضح مفہوم یہی ہے کہ ایک کو دوسرے پر مستقلاً فوقیت حاصل نہیں ہے۔ ایک بیوی علم، تقویٰ، حسن اور مال میں شوہر سے افضل ہو سکتی ہے، لیکن اس فضیلت کے باوجود مرد کی قوامیت برقرار رہے گی کیوں کہ وہ گھر کی ذمہ داری کی بنا پر تمام حقوق میں مساوات کے باوجود ایک درجہ فوقیت رکھتا ہے۔

مسلم معاشروں میں غیر مسلم رسوم و رواج سے متاثر ہونے کی بنا پر ایسی بہت سی باتیں صدیوں سے شامل ہوگئی ہیں جن کو ختم کرنے کے لیے اسلام آیا تھا۔ قوام، قیام، قیم عربی زبان میں اس فرد کے لیے استعمال ہوتا ہے جسے کسی نظام یا ادارے کا سربراہ اور منتظم بنا دیا گیا ہو۔ مرد کو خاندان میں یہ مقام معروف وجوہات کی بنا پر دیا گیا ہے کہ وہ گھر کے افراد کے لیے نفقہ اور تحفظ کا ذمہ دار ہے۔ یہ کیسے ہوتا کہ مرد بیوی اور بچوں کی حفاظت، غذا، لباس، مکان، صحت کے لیے ذمہ دار بھی ہوتا اور اسے گھر میں کوئی اختیار بھی نہ دیا جاتا۔ اس لیے عدل کا تقاضا تھا کہ مرد کو ایک درجہ اختیار ہو اور گھر کے انتظامی معاملات مشاورت کے بعد اس کی سربراہی میں طے پائیں۔ البقرہ میں اس پہلو کو یہ ہدایت دے کر واضح کر دیا گیا عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡهُمَا وَ تَشَاوُرٍ (البقرہ ۲:۲۳۳) ''لیکن اگر فریقین باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ایسا کرنے میں مضائقہ نہیں''۔ یہاں بھی یہ بات صاف نظر آ رہی ہے کہ بیوی کا مشورہ شامل کرنے کے بعد کوئی فیصلہ ہو۔ مطلق العنانی، لامحدود اختیارات اور آمریت کو اسلام نے کسی معاملے میں بھی پسند نہیں کیا ہے۔ خلیفۂ وقت بھی مشاورت کا پابند ہے۔ اس سے آزاد نہیں ہے۔

قرآن کریم اور سنت مطہرہ نے گھر کے نظام کو عدل اور توازن و اعتدال کے ساتھ چلانے کے لیے شوہر اور بیوی کو یکساں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر متوجہ کیا ہے۔ اس لیے نام نہاد مردانگی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے نام پر دھونس اور چودھراہٹ اسلام کی تعلیم کا حصّہ نہیں ہے۔ یہاں پر بھلائی میں تعاون اور ہر برائی میں عدم تعاون کا اصول کارفرما ہے۔ اسلام میں فضیلت اس خاوند کے لیے ہے جو خدا سے ڈر کر معاملات کرتا ہو۔ جہاں تک شوہر کے حقوق کا تعلّق ہے، وہ ایسے شوہر کے حقوق ہیں جو عادل ہو، ظلم نہ کرتا ہو۔ ظالم شوہر کو خدا کے ہاں اپنے رویے کی بنا پر جواب دہی کا سامنا کرنا ہوگا۔

آپ نے جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، وہ اس لحاظ سے غیر معمولی طور پر اہم ہے کہ اسلام میں نظامِ خاندان کا تحفظ دین کے مقاصد کے حصول کے لیے ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس لیے ہر وہ کوشش جو خاندان کو یکجا اور مربوط رکھ سکے، اسے کرنا ایک فریضہ ہے۔ اسلام میں طلاق یا خلع دونوں کی گنجایش رکھی گئی ہے۔ تاہم، اس سے پہلے خود ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر اصلاح کی کوشش، اور اگر انفرادی کوشش کامیاب نہ ہو تو دونوں جانب سے ایک ایک قریبی رشتہ دار بطور حکَم کے بیٹھ کر معاملے کا جائزہ لے، مصالحت کی کوشش کرے اور دیانت داری کے ساتھ بغیر کسی جانب داری کے خاندان کے حق میں جو بہتر ہو وہ فیصلہ کرے۔ یہ فیصلہ شوہر اور بیوی دونوں کو ماننا لازم ہوگا۔

آپ کے شوہر کا زبان اور ہاتھ کا غلط استعمال کرنا انتہائی افسوس ناک فعل ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت دے اور آپ کے صبر و استقامت پر آپ کو اعلیٰ اجر دے۔ جب تک آپ کے شوہر بے روزگار تھے، آپ کا ملازمت کرنا اور گھر کے اخراجات اٹھانا ایک صدقہ ہے اور اس کا احساس شوہر کو لازماً ہونا چاہیے۔ اگر شوہر کو یہ احساس نہیں ہے تو کم از کم اللہ سبحانہ تعالیٰ، جو ہر بات سے باخبر ہے، وہ ان شاءاللہ آپ کو اس کا عظیم اجر دے گا۔ زندگی محض اس دنیا میں نہیں ہے، اصل زندگی تو آخرت کی ہے اور جس کی زندگی وہاں کامیاب ہوگئی، وہی اصل میں کامیاب ہے۔ شوہر کو ملازمت ملنے کے بعد آپ کا اور بچوں کا خرچ خود اٹھانا چاہیے تھا اور ان کے والدین و اقربا کا یہ فرض تھا کہ انھیں اس طرف بار بار متوجہ کرتے۔ شرعاً وہ تمام دولت جو آپ نے ملازمت کر کے حاصل کی اور شوہر نے اپنے نام سے جایداد وغیرہ کے لیے استعمال کی، آپ کی ملکیت ہے۔ آپ کو پورا اختیار ہے کہ اسے آپ خوشی سے جس کو چاہیں دیں۔ شوہر شرعاً اس پر قابض نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ بغیر کسی دباؤ کے اپنی خوشی سے شوہر کو دے دیں تو اس کے لیے آپ کو پورا اختیار ہے۔

آپ کے شوہر کا طرزِ عمل کسی بھی پہلو سے مناسب نہیں۔ انھیں تو آپ کا احسان مند ہونا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چاہیے کہ آپ نے ان کی ذمہ داریوں کو رضا کارانہ طور پر پورا کیا۔ ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی باتیں رواج پا گئی ہیں جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ مرد کی ہر معاملے میں فوقیت اس میں سے ایک ہے۔ آپ نے آج تک جس صبر وتحمل کے ساتھ اپنے فرائض سے زیادہ حق ادا کیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین اجر ضرور دے گا۔ مشکلات اور شوہر کے غلط رویے سے تنگ آ کر خودکشی کا تصور کرنا اسلام کی تعلیمات میں حرام ہے اور یقیناً اللہ سے محبت کرنے والی مسلمان بیوی کے لیے اس غلط کام کے بارے میں سوچنا بھی درست نہیں۔ ہاں، اسلام نے لازماً آپ کو خلع کا حق دیا ہے لیکن افضل یہی ہے کہ خاندان کے بڑے آپ کے شوہر کو سمجھائیں کہ ان کی سختی اور خصوصاً ہاتھ کا استعمال سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منافی ہے۔ اگر وہ آخرت میں کامیابی چاہتے ہیں تو انھیں اپنے اس خلاف سنت طرزِعمل کو بدلنا ہوگا۔ نبی کریمؐ کا رویہ اپنے گھر والوں سے انتہائی احترام و محبت کا تھا۔ آپ نے کبھی اپنے خادم پر بھی ہاتھ نہیں اٹھایا، حتیٰ کہ خادم کو سخت سست بھی نہیں کہا۔ شوہر کا اپنی بیوی کے لیے سخت زبان استعمال کرنا، غصّے کا اظہار کرنا اسلام کی بنیادی تعلیمات کے منافی ہے۔

بچوں کے مستقبل کے پیش نظر آپ جو عظیم قربانی دے رہی ہیں اللہ تعالیٰ یقیناً اس پر آپ کو بہترین اجر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کے قلب تبدیل کر سکتے ہیں۔ وہ علیم وخبیر ہے اور ان شاء اللہ آپ کے شوہر کے دل کو تبدیل کرے گا۔ جہاں تک ممکن ہو، گھر کے بزرگوں کو درمیان میں لا کر اصلاح کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو گھر کا سکون اور امن دے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

نقل کا جواز

س: محکمہ تعلیم حکومتِ پنجاب نے یہ پالیسی اختیار کی ہے کہ اسکولوں کی سطح پر جن اساتذہ کا رزلٹ مطلوبہ معیار سے کم ہوگا، انھیں سزا دی جائے گی اس سزا سے بچنے کے لیے اکثر وبیش تر اساتذہ یہ طریقے اختیار کر رہے ہیں:

۱- امتحان میں ہر ذریعے سے بھرپور نقل کروائی جاتی ہے۔ ۲- پیپرز جن جن سنٹرز پر چیکنگ کے لیے جاتے ہیں وہاں رابطہ کر کے اپنے نتائج ٹھیک کرا لیے جاتے ہیں۔ ۳- سائنس کے عملی امتحانات میں ممتحن کی خدمت کر کے مرضی کے فرضی نمبر لگوا لیے جاتے ہیں۔ ۴- اس سب کچھ کے باوجود اگر رزلٹ پھر بھی خراب آئے تو محض اپنے بچاؤ کی خاطر

© rasailojaraid.com